32468 ـ وہ کونسے غارمین [کسی کا قرضہ چکانے کیلئے خود ذمہ داری لینے والا]ہیں جنہیں زکاۃ ادا کی جا سکتی ہے ؟

سوال

کیا زکاۃ کا مال غارمین [کسی کا قرضہ چکانے کیلئے خود ذمہ داری لینے والے]اشخاص کو دیا جائے گا یا کہ قرض خواہ کو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

غارم [چٹی اٹھانے والے] اشخاص کو زکاۃ دینی جائز ہے، اسی طرح براہِ راست قرض خواہ کو بھی زکاۃ کا مال دینا جائز ہے، اور مقروض کی حالت مختلف ہونے کی بنا پر زکاۃ کا مال دینے کا طریقہ بھی مختلف ہو گا۔

شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کیا جائز ہے کہ ہم قرض دینے والے شخص کے پاس جا کر اسے مال دیں اور مقروض شخص کو اس کا علم بھی نہ ہو؟

تو انہوں نے جواب دیا:

جی ہاں جائز ہے؛ اس لئے کہ یہ اللہ تعالی کے فرمان: وفي الرقاب یعنی گردن چھڑانے میں شامل ہے، اس لئے کہ "الرقاب" حرف جر "فی" کی وجہ مجرور ہے، اور "الغارمین" کا "الرقاب" پر عطف ہے، اور معطوف کیلئے وہی حرف عطف مقدر مانا جائے گا جو معطوف علیہ پر ہے لہذا تقدیری عبارت " و فی الغارمین" ہو گی، اور حرف "فی " ملکیت پر دلالت نہیں کرتا، تو اس طرح غارم کو دینا جائز ہوگا۔

اگر کوئی یہ کہے کہ: کیا یہ بہتر ہے کہ ہم مقروض کو دیں تا کہ وہ قرض خواہ کو ادا کر دے، یا کہ ہم براہِ راست قرض خواہ کو دیں؟

جواب: اس میں تفصیل ہے:

اگر تو مقروض شخص قرض کی ادائیگی کرنے میں حریص ہو تو افضل یہی ہے کہ اسےہی دے دیا جائے تا کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے ادائیگی کرے اور لوگوں میں شرمندہ ہونے سے محفوظ رہے۔

اور اگر اس کا خدشہ ہو کہ وہ یہ رقم ضائع کر بیٹھے گا تو پھر ہم اسے نہیں دیں گے، بلکہ ہم قرض خواہ کے پاس جائیں گے اور مقروض کی طرف سے ادائیگی کردینگے۔

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 234 - 235)

یہاں متنبہ رہنا چاہیے کہ غارم ، مقروض وہ ہے جو [مثال کے طور پر]نفقہ سے عاجز ہونے کی بنا پر ، یا [قرض کیلئے] جھگڑا کرنے والوں کے مابین اصلاح کروانے کی بنا پر نقصان اٹھائے۔

دائمی فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

اگر کسی شخص نے مجبور ہوکرقرض لیا تاکہ مکان کی تعمیر، یا مناسب سا لباس، یا -جنکا خرچہ اسکے ذمہ ہے- جیسے باپ، اولاد، بیوی وغیرہ کا خرچہ،یا ذریعہ معاش اور اہل خانہ کا خرچہ نکالنے کیلئے گاڑی کی خریداری کرسکے، لیکن بعد میں اسکے پاس قرض کی ادائیگی کیلئے رقم نہیں ہے، تو ایسے شخص کو قرضہ کی ادائیگی کیلئے زکاۃ کا مال دیا جاسکتا ہے۔

اور اگر ضرورت سے زائد زمین ، یا صرف سیاحت وتفریح کیلئے گاڑی کی خریداری کی، تو ایسے شخص کو زکاۃ نہیں دی جاسکتی۔

اقتباس از: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (10 / 8 - 9).

واللہ اعلم .